

پرستش کو بتجانے سے خاص نسبت و تعلق ہے۔ شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ چمکتے ہوئے ستاروں کا منظر سامنے آتے ہی یہ خیال آ جاتا ہے کہ بت خانوں میں ان کی پرستش ہوتی تھی۔ ایک پہلو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شام کے وقت بت خانوں میں پرستش شروع ہوتے ہی بہت سے چراغ روشن کر دیئے جاتے تھے، جنہیں ستاروں کے منظر سے اک گونہ مناسبت ہے۔

۳۔ لغات۔ دشمنہ : ایک قسم کا خنجر، کٹاری۔

شرح :- اگرچہ میں دیوانہ ہوں، لیکن دوست کا فریب نہیں کھا سکتا۔ اس نے ہاتھ میں تو کھلا ہوا نشتر تھام رکھا ہے، جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ وہ میرا غم خوار ہے اور قصد لینے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ زائد خون نکل جائے اور میری دیوانگی جاتی رہے، لیکن اس نے آستین میں کٹاری چھپا رکھی ہے۔ تاکہ موقع پاتے ہی میرا کام تمام کر دے۔

مطلب یہ کہ آج کل کے دوست بظاہر غمخواری کا دم بھرتے ہیں، مگر ارادہ دشمنی کا ہوتا ہے۔ دوستوں کا ظاہر باطن ایک نہیں۔ میں ان کے نفاق سے خوب واقف ہوں۔ شعر میں دوست سے مراد بظاہر محبوب نہیں، بلکہ وہ شخص ہے۔ جو دکھاوے کی غرض سے دوستی کا دم بھرتا ہے۔

۴۔ لغات۔ کھلا : یہاں اس سے مراد بے حجاب ہوا، بے تکلف ہو گیا۔

شرح :- بیشک میں محبوب کی باتوں کا مطلب نہیں سمجھتا یہ بھی نہیں جانتا کہ مجھ سے بے تکلف ہو جانے کا راز کیا ہے۔ میرے لیے تو یہی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس پری پیکر کا حجاب دور ہو گیا اور اس نے مجھ سے بے تکلفی اختیار کر لی۔

اس میں ایک پہلو تو یہ ہے کہ عاشق کے لیے محبوب کا خفیف سا التفات بھی بجائے خود انتہائی مسرت کا باعث ہوتا ہے، اگرچہ وہ کتنے ہی رنج و غم کا پیش خمیہ ہو۔ ایک پہلو یہ بھی ہے کہ محبوب کے التفات میں عاشق کے لیے